حضرت العلامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ

مسئلہ رزق اور اسلام

احقر نے ۱۹۴۹ء میں انٹرنیشنل اسلامک اکنامک کانفرنس منعقدہ کراچی کے لیے ایک مقالہ عنوان بالا سے لکھا تھا جو بعد میں کتابی شکل میں شائع ہوا۔ چونکہ یہ مسئلہ دن بدن الجھ رہا ہے حتیٰ کہ بعض اسلامی ممالک بھی اس کا حل تلاش کرنے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں اور عقل کے مدعی بجائے اس کے کہ اشرف المخلوقات کے امن وعافیت کے لیے قرآن وسنت اور سیرت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو راہنما بناتے انہوں نے اشرف المخلوقات کو کم سے کم تر کرنے ہی کو افلاس اور املاق کا توڑ سمجھا جیسے منصوبہ بندی، تحدید نسل وغیرہ ناموں سے مزین کر کے اربوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں اسی ضرورت کے لیے بھوک اور اسلام کے عنوان سے مزید اضافہ کے ساتھ ایک مستقل کتاب جو عنقریب زیور طباعت سے مزین ہو کر شائع ہو جائے گی انشاء اللہ فی الحال اس کے ایک باب کا خلاصہ الحق کی وساطت سے ہدیہ ناظرین ہے۔ اللہ تعالیٰ نافع بنائے۔ (محمد زاہد الحسینی غفرلہٗ)

قرآن عزیز نے انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان لانے کا حکم دیا کہ ساری کائنات کا رب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اسباب اور ذرائع سب اسی کے حکم کے تابع ہیں اس کے حکم کے بغیر کوئی سبب نافع اور موثر نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ قرآن عزیز نے اللہ تعالیٰ کا اسم رب تقریباً تین سو بار ارشاد فرمایا اتنا کوئی اسم صفت ارشاد نہیں فرمایا بلکہ عالم الست میں ارواح سے جو پوچھا گیا اس میں بھی الست بربکم کا اظہار فرمایا سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلی وحی میں بھی اقراء باسم ربك الذی خلق ارشاد فرمایا، ظاہر ہے کہ تربیت تو خلق کے بعد ہوتی ہے مگر یہ باور کرانے کے لیے کہ اللہ تعالیٰ ہی رب ہے اسم ربّ کو مقدم فرمایا۔ رب الناس، رب العلمین اور رب کل شیٔ کا ارشاد قرآن عزیز میں موجود ہے ام العبادات (نماز) کے تمام ارکان اور ان کے انتقالات میں رب کا کئی بار اظہار اور اعلان کیا جاتا ہے۔ نماز الحمد للہ رب العلمین سے شروع ہو کر اللھم ربنا اتنا فی الدنیا پر اختتام پذیر ہوتی ہے تمام فرعونوں نے اپنے آپ کو رب کہا اس کے مقابلے میں انبیاء علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ کو رب پیش فرما کر ان کی باطلہ ربوبیت کو پاش پاش فرمایا۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق جب

کوئی سعادت مند اس دنیا سے جاتا ہے تو اس کو یوں خوش آمدید کہا جاتا ہے یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضیة مرضیة اس آیت میں بھی رب ہی کا اظہار فرمایا۔ اسی طرح اسلامی عقیدہ کے مطابق قبر (برزخ) میں چند سوالات ہوتے ہیں ان میں سے پہلا سوال من ربك ہے۔ قبروں سے نکلنے کی کیفیت کو بھی یوں ارشاد فرمایا من الاجداث الی ربهم ینسلون غرضیکہ قرآن عزیز نے اللہ تعالےٰ کو رب ماننے کا حکم ارشاد فرمایا اس کی حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ

(۱) مسلمانوں کا اعتماد اللہ تعالےٰ کی ذات پر رہے اور وہ ذرائع اور اسباب ہوتے ہوتے بھی اللہ تعالےٰ ہی کو رب مانے رزق کی تلاش میں اپنے خالق اور مالک سے باغی نہ ہو جائے اور یہ سمجھے کہ اسی کی اطاعت اور عبادت سے رزق بھی مل جائے گا قریش مکہ کو جو تاجر تھے یہ ارشاد فرمایا۔ فلیعبدوا رب هذا البیت الذی اطعمهم من جوع وامنهم من خوف۔

(۲) جب رب اللہ تعالےٰ کو مانا جائے گا تو لازمی طور پر جس کے پاس جو کچھ بھی ہو گا وہ اس کا حقیقی مالک اللہ تعالےٰ کو سمجھے گا اور اس چیز کو اس معنی میں اپنی حقیقی ملک نہ سمجھے گا کہ جو چاہے تصرف کرے اسے اختیار رہے بلکہ اسے یقین ہو جائے گا کہ مجھے جو کچھ دیا گیا ہے میں اس میں نائب اور خلیفہ ہوں کسی نائب کو یہ حق نہیں کہ وہ مدعی کی مرضی کے بغیر اس چیز میں تصرف کرے ارشاد فرمایا۔

آمنوا بالله ورسوله، وانفقوا مما جعلكم مستخلفين فيه فالذين آمنوا منكم وانفقوا لهم اجر كبير۔	اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور ہر اس چیز سے خرچ کرو جس میں تمہیں خلیفہ بنایا گیا ہے پس جو تم میں سے مان لیں گے اور خرچ کریں گے ان کے لیے بڑا اجر ہے۔
(الحدید: ۷)	

یہی حکمت ہے کہ اسراف اور تبذیر سے منع فرمایا گیا کہ مسرف اور مبذر اپنی نیابت کی حدود سے قدم آگے بڑھا لیتا ہے۔

(۳) جب اللہ تعالےٰ کو رب مان لیا جائے گا تو اب اس کی مخلوقات پر رحم و کرم کی نظر کرے گا اور اس کی تربیت کو ضروری سمجھے گا کیونکہ مخلوق تو اللہ تعالےٰ نے پیدا فرمائی ہے۔ مولانا حالی نے کیا خوب فرمایا ہے

یہ پہلا سبق ہے کتاب ہدیٰ کا — کہ مخلوق ساری ہے کنبہ خدا کا

مولانا حالی نے اس شعر میں رب العالمین کی تشریح بیان فرمائی ہے مندرجہ ذیل حدیث سے اس کی مزید وضاحت اور توثیق ہو جائے گی۔

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"قیامت کے دن اللہ تعالے ایک آدمی سے فرمائے گا۔ میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی اور میں بھوکا تھا تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا، بندہ عرض کرے گا یا اللہ تو رب العلمین ہے۔ بیماری اور بھوک کا کیسے گزر ہو سکتا ہے اللہ تعالے فرمادیں گے میرا فلاں بندہ بیمار تھا اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے وہاں پاتا اسی طرح بھوک کے بارہ میں ارشاد فرمادیں گے*"

یہ ایک طویل حدیث کا خلاصہ درج کیا گیا ہے۔

حضرت انس بن مالک اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

" ساری مخلوق اللہ تعالے کا کنبہ ہے اس لیے اللہ تعالے کو اس بندہ سے زیادہ محبت ہوتی ہے جو اس کی مخلوق کے ساتھ حسنِ سلوک کرے" (ترجمہ حدیث)

اگرچہ حسن سلوک کا دائرہ بڑا ہی وسیع ہے مگر چند بنیادی ضروریات مہیا کرنا بہت ہی اہم ہے۔ جس کی تعبیر ہم خوراک۔ لباس اور رہائش سے کر سکتے ہیں۔ اسلام میں ہر انسان کا یہ حق قرار دیا گیا ہے کہ استطاعت والے لوگ اور برسرِ اقتدار طبقہ ہر انسان کے لیے ان ضروریات کو مہیا کرے ورنہ وہ سب کے سب گناہ گار ہونگے اور ان سے بازپرس ہوگی۔ ان ضروریات پر اسلامی تعلیمات پیش کرنے سے پہلے یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ

" قرآن عزیز اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قانون بہت کم بنائے ہیں کیونکہ قانون اور قانون ساز اداروں کی گرفت صرف اس دنیاوی زندگی تک محدود ہے بلکہ قرآن عزیز اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثواب اور عذاب کا تصور بطور عقیدہ کے بہت زیادہ امت کو سمجھایا ہے جس کے تصور سے بڑے بڑے طاقتور لرز جاتے تھے"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت راشدہ عادلہ میں ایک دن تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی مسلمان نے آکر یہ کہا۔

اے بھلائی کرنے والے عمر میری بچیاں ننگی ہیں۔

آپ نے فرمایا —— تو میں کیا کروں۔

اس نے کہا —— تیرا فریضہ ہے کہ تو ان کو لباس عطا کر۔

آپ نے فرمایا —— اگر میں نے لباس نہ دیا تو کیا ہوگا۔

اس نے کہا —— میں واپس چلا جاؤں گا۔

آپ نے فرمایا —— پھر کیا ہوگا۔

اس نے کہا —— قیامت کے دن اللہ تعالے کے سامنے فریاد کروں گا اور تجھے پیش ہونا ہوگا۔

آپ نے فرمایا —— پھر کیا ہوگا۔

اس نے کہا —— اِمَّا اِلَی النَّارِ وَاِمَّا اِلَی الْجَنَّۃِ (ترجمہ" یا تو دوزخ میں چلا جائے گا یا جنت میں"

یہ جواب سن کر آپ رو پڑے اور اسی وقت اپنا کرتہ اتار کر دے دیا کہ فی الحال اسے کاٹ کر ان کے کپڑے بنا دو اور پھر بیت المال سے آکر کپڑا لے لو۔

بلکہ بعض دفعہ آئینی طور پر ایک فیصلہ درست سمجھا گیا مگر جب قیامت کا تصور پیش کیا گیا تو اپنے مقصد میں کامیاب ہونے والے نے اپنی غلطی کا برملا اعتراف کر کے صحیح فیصلہ نافذ کرایا جیسا کہ:۔

" سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کندہ کے ایک مسلمان نے اور حضر موت کے ایک مسلمان نے یمن کے علاقہ میں ایک قطعہ زمین پر دعویٰ کیا حضرمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میری زمین ہے اس کے والد نے اس پر جبراً قبضہ کر لیا تھا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی سے گواہ طلب کئے تو اس نے عرض کیا میرے پاس گواہ تو کوئی نہیں البتہ اگر یہ قسم کھالے تو میں دعویٰ چھوڑ دوں گا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کندی کو فرمایا تو وہ قسم کھانے کے لیے تیار ہو گیا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

" یاد رکھو جو آدمی کسی کا مال حاصل کرنے کے لیے جھوٹی قسم کھائے گا تو قیامت کے دن جب وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا تو اس کے اعضاء کٹے ہوتے ہوں گے"۔

یہ بات سن کر اس کندی نے کہا حضور! واقعی یہ زمین اسی کی ہے میرا دعویٰ غلط ہے۔ (مشکوٰۃ)

اگر وہ قسم کھا جاتا تو قانونی طور پر وہ زمین حاصل کر لیتا مگر جب اسے قیامت کا منظر دکھایا گیا تو اس نے برملا اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا۔ غرضیکہ اسلامی تاریخ میں ایسے کئی واقعات ہوتے ہیں۔

انسانی ضروریات اور اسلامی تعلیمات

انسانی ضروریات کا خلاصہ خوراک، لباس، مکان میں منحصر ہے اسلام نے ان تینوں کا ایسا اہتمام فرمایا کہ کوئی بھی انسان ان ضروریات سے محروم نہیں رہ سکتا چنانچہ:۔

خوراک کے بارہ میں قرآن و حدیث کی تعلیم یہ ہے کہ:۔

" کوئی بھی مخلوق بھوکی نہ رہے قرآن عزیز میں متاعا لکم ولانعامکم کو یکجا بیان فرما کر توجہ دلائی کہ کائنات میں جو کچھ پیدا کیا گیا ہے یہ تمہاری اور تمہارے چارپایوں کی ضروریات ہیں چارپایوں میں تو انسانوں کے لیے فوائد اور منافع ہیں ایسی مخلوق جسے حرام اور نجس قرار دیا گیا

ان کو بھی بھوکا رکھنا گناہ قرار دیا گیا ہے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم برزخ کا اپنا مشاہدہ ارشاد فرمایا کہ ایک عورت پر ایک بلی مسلط کی گئی جو اس کے چہرے کو نوچتی ہے پھر چھوڑ دیتی ہے جب وہ پہلی حالت پر آجاتی ہے تو پھر نوچتی ہے اس کی وجہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتائی گئی کہ اس عورت نے اس بلی کو باندھ رکھا تھا اور یہ بھوک سے ہلاک ہو گئی تھی یہ بلی اس پر قیامت تک مسلط رہے گی۔"

اور آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ:۔

"ایک بدکارہ عورت کی مغفرت اس لیے ہو گئی تھی کہ اس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا"

خود رحمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرما رہے تھے کہ ایک پیاسی بلی آئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تڑپ کو محسوس فرماتے ہوئے پانی کا برتن ٹھہرا دیا اور اس بلی نے پیاس بجھا لی۔

فقہ حنفی کا یہ مسئلہ ہے کہ اگر ایک مسافر کے پاس اس قدر پانی ہے کہ اگر وہ نماز کے لیے وضو کرے تو اس کا محافظ کتا پیاسا مر جائے گا تو اسے چاہئے کہ وہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور پانی کتے کے لیے چھوڑ دے۔

خوراک کے متعلق اسلامی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

محتاجوں کی خوراک کا بندوبست کرنا دین ہے جبکہ اس طرف توجہ نہ کرنی بے دینی ہے جیسا کہ قرآن عزیز کا ارشاد گرامی ہے۔ نیک اور دیندار مسلمان۔

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (الدھر: ۸)

اور ان کی یہ عادت ایک دو دن کی نہیں بلکہ انہوں نے اپنے اموال میں ایک حصہ اسی غرض کے لیے مقرر کر رکھا ہے۔ فرمایا:۔

وفی اموالھم حق للسائل والمحروم (الذٰریت: ۱۹)

والذین فی اموالھم حق معلوم للسائل المحروم (المعارج: ۲۴، ۲۵)

مگر بے دینوں کا طرز عمل:۔

ارءیت الذی یکذب بالدین ٥ فذالک الذی یدع الیتیم ولا یحض علی طعام المسکین (الماعون: ۱-۳)

یعنی ادھر تو دینداری کا دعویٰ ہے مگر اُدھر یہ حال ہے کہ خود بھی یتامیٰ کو دھکے دیتا ہے اور دوسروں کو بھی مساکین کی خوراک کی طرف توجہ نہیں دلاتا اسی طرح ارشاد فرمایا:۔

کلا بل لا تکرمون الیتیم ولا تحاضون علی طعام المسکین (الفجر: ۱۷-۱۸)

یعنی تمہارا حال تو یہ ہے کہ تم خود بھی یتامیٰ کا احترام نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی مساکین (جن میں بھی شامل ہیں) کی خوراک کی طرف توجہ نہیں دلاتے۔ دوزخیوں کے بارہ میں ارشاد فرمایا جائے گا:۔

انہ کان لا یومن باللہ العظیم ولا یحض علی طعام المسکین

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اس آیت سے معلوم ہوا دوزخ سے نجات مساکین کو کھانا کھلانے سے مل سکتی ہے۔ (کتاب الاموال لابی عبید صفحہ ۳۵۰)

حالانکہ پریشان حال کو کھانا کھلانا اس کی خوراک کا انتظام کرنا گویا غلام کو آزاد کرنا ہے اور قیامت کے دن نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ملنے کی یک گونہ کفالت ہے ارشاد ہے:۔

فک رقبۃ او اطعام فی یوم ذی مسغبۃ یتیما ذا مقربۃ او مسکینا ذا متربۃ ثم کان من الذین آمنوا وتواصوا بالصبر وتواصوا بالرحمۃ اولئک اصحب المیمنۃ (البلد: ۱۳-۱۸)

شریعت اسلامیہ نے بعض احکام میں مساکین کو کھانا کھلانا غلام کو آزاد کرنے کے برابر قرار دیا ہے جیسا کہ:

فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین من اوسط ما تطعمون اھلیکم اوکسوتھم او تحریر رقبۃ (المائدہ: ۸۹)

فمن لم یستطع فاطعام ستین مسکینا (المجادلہ: ۴)

پہلی آیت میں قسم توڑنے کا کفارہ بیان فرمایا کہ وہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو لباس دینا یا غلام آزاد کرنا۔

دوسری آیت میں ظہار کا کفارہ ارشاد فرمایا:۔

غلام آزاد کرنا، دو ماہ کے لگاتار روزے رکھنا، یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر تاکید خوراک کی باہم رسانی کے بارہ میں فرمائی ہے اتنی شاید ہی کسی دوسری عملی تجویز کے بارہ میں ارشاد فرمائی ہو اختصار کے طور پر ایک ارشاد اور ایک دو واقعات ہدیۂ ناظرین ہیں۔

"ارشاد فرمایا وہ آدمی مومن نہیں جس نے خود تو پیٹ بھر کر کھانا کھایا مگر اس کا پڑوسی بھوکا ہے"۔

ف۔ اس ارشادِ گرامی میں جار کا کلمہ ارشاد فرمایا۔ قرآن عزیز نے پڑوسی کی تین قسمیں بیان فرمائی ہیں۔

الجار ذی القربیٰ وہ پڑوسی جو رشتہ دار بھی ہے جیسا کہ بہن، بھائی وغیرھما۔

الجار الجنب وہ پڑوسی جو اجنبی ہے یعنی رشتہ دار نہیں مفسرین قرآن عزیز نے اس سے مراد غیر مسلم پڑوسی بھی لیا ہے بلکہ قرآن عزیز کے ایک ارشاد سے بطور اشارۃ النص کے ایک محلے، ایک گاؤں کا رہنے والا بھی مراد لیا گیا ہے۔ (تفسیر قرطبی جزء ۵ ص ۱۸۳-۱۸۵)

الصاحب بالجنب سے مراد عارضی پڑوسی بھی لیا گیا ہے جیسا کہ ریل، ہوائی جہاز، موٹر کا ہم سفر۔

سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام اور خوراک کا اس قدر اہتمام فرمایا کہ:۔

جن غیر مسلموں کے ساتھ معاہدات کئے ہیں ان میں یہ بھی شرط رکھی ہے کہ جو مسلمان ان کے ہاں سے گزرے اس کی تین دن تک مہمان نوازی کرے اور مسافر ان کے باغوں سے اتنا پھل کھا سکتا ہے جس سے اس کا پیٹ بھر جائے جیسا کہ قبیلہ بارق کو امان دیتے ہوئے یہ تحریر فرمایا۔

مَنْ مَرَّ بهم من المسلمين في عرك اوجدب فله ضيافة ثلاثة ايام. فاذا اينعت ثمارهم فلابن السبيل اللقاط يوسع بطنه من غيران يقسم

(الوثائق السياسية ص۱۲۴ — وفود القبائل ص۲۳۳)

انسان کی دوسری ضرورت لباس ہے۔ نادار اور بے کسوں کے لیے لباس کا مہیا کرنا بھی ضروری قرار دیا گیا ہے جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے قرآن عزیز نے قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو لباس دینا بھی قرار دیا ہے اور اس کو غلام آزاد کرنے کے برابر قرار دیا ہے۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جو آدمی کسی مسلمان کو کپڑا پہنائے گا وہ اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں اس وقت تک رہے گا جب تک کہ اس کپڑے کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی باقی رہے گا" (ترمذی و حاکم)

"سب اعمال میں سب سے بہتر عمل یہ ہے کہ کسی مسلمان کا غم دور کر دیا جائے تو اس کو لباس پہنائے۔ اس کی بھوک دور کرے یا اس کی کسی ضرورت کو پورا کر دے" (طبرانی)

طعام اور لباس کے بارہ میں اختصار کے لحاظ سے ایک واقعہ درج کیا جاتا ہے کہ:۔

"سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ مضر کے لوگ حاضر ہوئے جن کے بدن پر کپڑے نہ ہونے کے برابر تھے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بھوک اور لباس کی حالت کو ملاحظہ فرمایا جس سے چہرہ انور پر پریشانی کی علامات نمودار ہوئیں آپ نے نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا جس میں قرآن عزیز کی دو آیات تلاوت فرمائیں پہلی آیت میں مسلمانوں کو بھلائی اور خیر خواہی کا خطاب ہے اور دوسری میں انسانیت کے نام پر خیر خواہی اور بھلائی کا ذکر ہے چنانچہ صحابہ کرام نے غلّہ، نقدی اور لباس کے ڈھیر لگا دیئے اسے دیکھ کر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور چمک اٹھا" (مشکوٰۃ)

انسان کی تیسری ضرورت مکان ہے۔ قرآن عزیز میں کسی کو گھر سے نکالنا اس کا گھر چھیننا معیوب قرار دیا گیا ہے رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کا ایک واقعہ درج کیا جاتا ہے۔

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو انصار مدینہ کے ایک قبیلہ بنو عبد بن زہرہ کے محلہ میں مکان کے لیے ایک قطعہ عنایت فرمایا۔ اس پر اس قبیلہ کے لوگوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ ان کو کسی دوسری جگہ آباد کر دیا جائے تو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

فلِمَ ابتعثنی اللہ اذاً انّ اللہ لا یقدس امۃً لا یواخذ للضعیف فیھم حقہ۔ (مشکوۃ)

پھر مجھے اللہ تعالیٰ نے کیوں مبعوث فرمایا؟ یاد رکھو اللہ تعالیٰ اس امت کو عزت نہیں دیتا جس میں کمزور کو اس کا حق نہ دلایا جائے۔

یعنی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کی حکمت ہی یہ فرمائی کہ ناتوانوں اور کمزوروں کو ان کے حقوق دلاتے جائیں اور یہی سیرت مقدسہ اعطاء رسالت سے پہلے آپ کی تھی کاشانہ نبوت خاتمہ اور رسالت کاملہ کی شمع پر نور حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا نے آپ سے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی کبیدہ خاطر نہ فرمائے گا اس لیے کہ آپ تو صلہ رحمی کرنے والے، راست گو، دوسروں کا بوجھ اٹھانے والے، ناداروں کے لیے اہتمام کرنے والے، مہمانوں کی مہمانی کرنے والے اور آسمانی آفات کے مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کرنے والے ہیں" (صلی اللہ علیہ وسلم)

اس مختصر مگر جامع مضمون کو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر ختم کیا جاتا ہے آپؐ نے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کو اس لیے پیدا فرمایا ہے کہ پریشان حال لوگوں کی ضروریات پوری کرتے ہیں اور ان کے لیے پرسکون زندگی کا سامان مہیا کرتے ہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ ہوں گے" (طبرانی)

ان شاء اللہ اسی مضمون کی دوسری قسط بعنوان "اسلامی حکومت کے فرائض" پیش کی جائے گی۔

سوانح حیات
امیر عزیمت پاسبان ناموس صحابہ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ
ایک شخصیت | ایک تحریک | ایک طوفان
مصنف مولانا محمد ضیاء القاسمی
چھپ کر منظر عام پر آگئی ہے۔ ابھی سے حاصل کریں۔
مولانا حق نواز کی زندگی پر ایک تاریخ ساز کتاب جو ہر سنی مسلمان کے پاس ہونی چاہیئے
قیمت ۱۰۰ روپے
ناشر: مکتبہ قاسمیہ ۱۴۔ اے غلام محمد آباد فیصل آباد پاکستان